WEEKLY BOOKLET 197

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب "غیبت کی تباہ کاریاں" کی ایک قسط

بادشاہ کی سڑی ہوئی لاش

صفحات: 17

- غیبت نیکیوں کو جلا دیتی ہے 01
- غیبت سننا بھی حرام ہے 07
- حجاج بن یوسف کی غیبت سے بھی پرہیز 12
- بک بک کی عادت کفر میں ڈال سکتی ہے 16

شیخ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

یہ مضمون ”غیبت کی تباہ کاریاں“ صفحہ 163 تا 178 سے لیا گیا ہے

بادشاہ کی سڑی ہوئی لاش !

دُعائے عطار یا اللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ ”بادشاہ کی سڑی ہوئی لاش“ پڑھ یا سُن لے ،اُس کے سارے گناہ مُعاف فرما اور اُسے اپنا مقبول بندہ بنا کر بے حساب مغفرت سے نوازدے۔ اٰمین بِجاہِ النّبیِّ الْاَمین صلی اللہ علیہ والہ وسلم

دُرود شریف کی فضیلت

حضرت علامہ مَجدُ الدّین فیروز آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ سے منقول ہے: جب کسی مجلس میں (یعنی لوگوں میں) بیٹھو اور کہو: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد تو اللہ پاک تم پر ایک فِرِشتہ مقرّر فرمادے گا جو تم کو غیبت سے باز رکھے گا۔ اور جب مجلس سے اُٹھو تو کہو: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد تو فِرِشتہ لوگوں کو تمہاری غیبت کرنے سے باز رکھے گا۔ (القول البدیع، ص278)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

غیبت نیکیوں کو جلادیتی ہے

آہ! ہمارے مُعاشَرے کی بربادی! افسوس صد کروڑ افسوس! غیبت کرنے اور سننے کی عادت نے ہر طرف تباہی مچا رکھی ہے۔ منقول ہے: آگ بھی خشک لکڑیوں کو اتنی جلدی نہیں جلاتی جتنی جلدی غیبت بندے کی نیکیوں کو جلا کر رکھ دیتی ہے۔ (احیاء العلوم، 3/183)

میری نیکیاں کہاں گئیں؟

اے عاشقانِ رسول! غیبت کی تباہ کاریوں میں سے یہ بھی ہے کہ اِس کی وجہ سے

نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں جیسا کہ اللہ پاک کی عطا سے غیب کی خبریں دینے والے پیارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک قیامت کے روز انسان کے پاس اس کا کُھلا ہوا نامۂ اعمال لایا جائے گا، وہ کہے گا: میں نے جو فُلاں فُلاں نیکیاں کی تھیں وہ کہاں گئیں؟ کہا جائے گا: تُو نے جو غیبتیں کی تھیں اس وجہ سے مٹا دی گئی ہیں۔

(الترغیب والترھیب، 3/332، حدیث:30)

قِیامت میں ایک ایک لفظ کا حساب ہو گا

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! آہ! بروزِ قِیامت ایک ایک لفظ کا حساب ہو گا۔ غور کیجئے! اس فانی دُنیا میں "عمرِ عزیز کے چار دن" گزارنے کے بعد ہمیں اندھیری قَبْر میں اُتار دیا جائے گا اور پھر اس کی وَحشَت آمیز تنہائیوں میں نہ جانے کتنا عرصہ ہمارا قِیام ہو گا۔ پھر جب عرصۂ مَحشَر میں حساب و کتاب کیلئے حاضِری ہو گی تو اپنا ہر ہر عمل اپنے نامۂ اعمال میں لکھا ہوا دِکھائی دے گا جیسا کہ قرآنِ مجید، فرقانِ حمید کے پارہ 30 سورۃُ الزِلزال آیت نمبر 6 تا 8 میں ارشاد ہوتا ہے:

یَوْمَىٕذٍ یَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ﳔ لِّیُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ؕ﴿۶﴾ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ ﴿۷﴾ وَ مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ ۠﴿۸﴾

ترجَمۂ کنزُ الایمان: اس دن لوگ اپنے رب کی طرف پھریں گے کئی راہ ہو کر تا کہ اپنا کیا دکھائے جائیں تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرّہ بھر بُرائی کرے اسے دیکھے گا۔

آہ! اللہ قدیر کی خُفیہ تدبیر ہمارے بارے میں کیا ہے کچھ نہیں معلوم، آیا بارگاہِ ربُّ العزّت سے پروانۂ مغفِرت جاری ہو گا یا (مَعاذَ اللہ) دُخولِ جہنَّم کا حکم ملے گا اس کا کچھ نہیں پتا۔ (نَسْئَلُ الْعَافِیَۃَ یعنی ہم عافیت کا سُوال کرتے ہیں)

گر تُوناراض ہوا میری ہلاکت ہوگی! ہائے! میں نارِ جہنّم میں جلوں گا یارب
عَفْوکر اور سدا کے لئے راضی ہو جا گر کرم کردے تو جنّت میں رہوں گا یارب

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد
تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

جس کی غیبت کی جائے وہ فائدے میں

جب آپ کو معلوم ہو کہ میری غیبت کی گئی ہے تو سِیخ پا ہونے (یعنی غصّے میں آجانے) کے بجائے صبر و تحمل سے کام لیجئے اور یوں بھی نقصان اُسی کا ہوتا ہے جس نے غیبت کی، جس کی غیبت کی گئی وہ تو فائدے ہی میں رہتا ہے چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا ابو اُمامہ رضی اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: بندے کو قِیامت کے دن جب اس کا نامۂ اعمال دیا جائے گا تو وہ اُس میں ایسی نیکیاں دیکھے گا جو اِس نے نہ کی ہوں گی، عرض کرے گا: اے میرے ربِّ! یہ میرے لیے کہاں سے آگئیں؟ کہا جائے گا: یہ وہ نیکیاں ہیں جو لوگوں نے تمہاری غیبت کی تھی۔

(تنبیہ المغترین، ص192)

میری ماں میری نیکیوں کی زیادہ حقدار ہے

حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن مبارَک رحمۃُ اللّٰہِ علیہ کے سامنے کسی نے غیبت کا تذکرہ کیا تو فرمایا: اگر میں کسی کی غیبت کرنا دُرُست جانتا تو اپنی ماں کی غیبت کرتا کیونکہ میری نیکیوں کی سب سے زیادہ حقدار وُہی ہے۔ (منہاج العابدین، ص65)

ماں کے پورے حقوق ادا نہیں کئے جاسکتے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دل کو چوٹ لگانے کیلئے اِس حِکایت میں عبرت کے کافی مَدَنی پھول ہیں، گویا فرمارہے ہیں کہ نیکیاں چُونکہ انمول ہیں اور ماں کے حُقُوق سے

بھی سُبکدوشی ممکن نہیں لہٰذا اگر نیکیاں کسی کو دینی ہی ہوں تو انسان اپنی ماں ہی کو کیوں نہ دیدے! اِس حِکایت سے ماں کی اَہمیّت کا بھی پتا چلتا ہے۔ بَہَر حال غیبت میں کوئی بھلائی نہیں اِس میں رسوائی ہی رسوائی ہے۔

اے پیارے خدا از پئے سلطانِ مدینہ غیبت کی نُحوست سے مِری جان چھڑا دے

آدھے گناہ مُعاف

حضرتِ سیِّدُنا عطاء خُراسانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اگر کوئی آپ کی غیبت کرے تو پریشان نہ ہوں، غیبت کرنے والا نادانِستہ طور پر آپ ہی کے ساتھ بھلائی کر رہا ہے! ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ جس کی ایک بار غیبت کی جائے اُس کے نِصف (یعنی آدھے) گناہ مُعاف ہو جاتے ہیں۔ (تنبیہ المغترین، ص194)

ساری رات کی عبادت اور غیبت

ایک بار حضرتِ سیِّدُنا حاتم اَصم رحمۃُ اللہِ علیہ کی نمازِ تَہجُّد فوت ہو گئی تو زوجۂ محترمہ نے آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کو اس پر عار (یعنی غیرت) دلائی۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: گزَشتہ شب کچھ افراد ساری رات نوافِل میں مصروف رہے ہیں اور صبح انہوں نے میری غیبت کی ہے تو ان کی اس رات کی عبادت بروزِ قیامت میرے میزانِ عمل (یعنی اعمال تُلنے کی ترازو) میں رکھ دی جائے گی۔ (منہاج العابدین، ص66)

100 برس کی نفلی عبادت اور ایک غیبت

اے عاشقانِ اولیا! بزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم کے فرامین میں حکمت کے بے شمار مَدَنی پھول ہوتے ہیں، مذکورہ حِکایت میں غیبت کرنے والوں کو بڑے اچھوتے انداز میں چوٹ لگائی گئی ہے تا کہ وہ غیبتیں کر کے اپنی عبادتیں داؤ پر نہ لگائیں، اِس حِکایت سے یہ مَدَنی

پھول بھی ملا کہ جو آدمی خواہ ساری ساری رات عبادات میں گزارے مگر غیبتوں سے باز نہ آئے تو اُس کی عبادات و رِیاضات اُن لوگوں کو دے دی جائیں گی جن کی غیبتیں اور حق تلفیاں کی ہیں! سچ پوچھو تو 100 برس کی نفلی عبادت کے مقابلے میں صِرف ایک بار کی غیبت زیادہ خطرناک ہے کیوں کہ اگر کوئی شخص زندگی میں کبھی بھی نفلی عبادت نہیں کرے گا تب بھی قِیامت میں اِس پر اُس کی گرِفت (یعنی پکڑ) نہیں ہے جب کہ غیبت میں ربُّ العزّت کی مَعصیَت (یعنی نافرمانی) اور ثوابِ آخِرت کی اِضاعَت (یعنی ضائع ہونا) اور ہلاکت ہے۔ دنیا کی ساری دولت کا ہاتھ سے جاتے رہنا اگرچِہ نَفس پر گِراں بار ہے مگر حقیقت میں بَہُت چھوٹا نقصان ہے اور قِیامت میں "ایک نیکی" بھی اگر کسی کو حق تلفی کے عِوَض دینی پڑی تو خدا کی قسم یہ بَہُت بڑا نقصان ہے۔

میزاں پہ سب کھڑے ہیں اعمال تُل رہے ہیں   رکھ لو بھرم خدارا عطّارؔ قادِری کا

حاجت رَوائی اور بیمار پُرسی کی فضیلت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غیبت کی بد خصلت سے جان چھڑائیے، نیکیاں بچائیے بلکہ خوب بڑھائیے، نیکیاں بڑھانے کے مَدَنی نسخے اپنائیے اور جنّت الفردوس کے حقدار بن جائیے، سبحانَ اللہ! کتنے خوش نصیب ہیں وہ اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں جو اپنی زَبان کو نیکی کی دعوت، سنتوں بھرے بیان اور ذکر و دُرُود میں لگائے رکھتے ہیں۔ مسلمان کی حاجت روائی کرنا کارِ ثواب ہے نیز بیمار یا پریشان مسلمان کو تسلّی دینا بھی زَبان کا عظیمُ الشان اِستعمال ہے۔ چُنانچِہ حضرت عبدُاللہ ابنِ عمر رضی اللہُ عنہما اور حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے دونوں فرماتے ہیں: جو اپنے کسی مسلمان بھائی کی حاجت روائی کے لئے جاتا ہے اللہ پاک اُس پر 75 ہزار مَلائکہ کے ذَرِیعے سایہ فرماتا ہے، وہ فِرشتے اس کے لئے دُعا کرتے ہیں اور

www.dawateislami.net

وہ فارِغ ہونے تک رَحمت میں غوطہ زَن رہتا ہے اور جب وہ اِس کام سے فارِغ ہو جاتا ہے تو اللہ پاک اُس کے لئے ایک حج اور ایک عُمرے کا ثواب لکھتا ہے۔ اور جس نے مریض کی عِیادت کی اللہ پاک اُس پر 75 ہزار مَلائکہ کے ذَرِیعے سایہ فرمائے گا اور گھر واپس آنے تک اس کے ہر قدم اٹھانے پر اس کے لئے ایک نیکی لکھی جائے گی اور اس کے ہر قدم رکھنے پر اس کا ایک گناہ مٹادیا جائے گا اور ایک دَرَجہ بلند کیا جائے گا، جب وہ مریض کے ساتھ بیٹھے گا تو رحمت اسے ڈھانپ لے گی اور اپنے گھر واپس آنے تک رَحمت اسے ڈھانپے رہے گی۔(معجم اوسط،3/222، حدیث:4396)

جنّت کے دو جوڑے

جب کسی کا بچّہ بیمار ہو جائے، کوئی بے روزگار یا قرض دار ہو جائے، حادِثے کا شکار ہو جائے، چور یا ڈاکو مال لیکر فِرار ہو جائے، کاروبار میں نقصان سے ہمکنار ہو جائے کوئی چیز گم ہو جانے کے سبب بے قرار ہو جائے، اَلغَرَض کسی طرح کی بھی پریشانی سے دوچار ہو جائے اُس کی دِلجوئی کیلئے زَبان چلانا بہُت بڑے ثواب کا کام ہے چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا جابِر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اپنے رب سے ہم گنہگاروں کو بخشوانے والے پیارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو کسی غمزدہ شخص سے تَعزِیَت کرے گا اللہ پاک اُسے تقویٰ کا لباس پہنائے گا اور رُوحوں کے درمِیان اس کی رُوح پر رَحمت فرمائے گا اور جو کسی مصیبت زدہ سے تَعزِیَت کرے گا اللہ پاک اُسے جنّت کے جوڑوں میں سے دو ایسے جوڑے پہنائے گا جن کی قیمت (ساری) دنیا بھی نہیں ہو سکتی۔“ (معجم اوسط،6/429، حدیث:9292)

یا خدا صدقہ نبی کا بخش مجھ کو بے حساب
نزع و قبر و حشر میں مجھ کو نہ دینا کچھ عذاب

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

غیبت سننا بھی حرام ہے

اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مکی مَدَنی، محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے گانا گانے اور گانا سننے سے اور غیبت کرنے اور غیبت سننے سے اور چُغلی کرنے اور چغلی سننے سے منع فرمایا۔(جامع صغیر، ص560، حدیث:9378) حضرتِ علامہ عَبْدُ الرَّءُوف مُناوِی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: غیبت سننے والا بھی غیبت کرنے والوں میں سے ایک ہوتا ہے۔ (فیض القدیر، 3/612، تحت الحدیث:3929)

غیبت میں شرکت کے تمام انداز گناہ ہیں

غیبت سننے پر خوش ہونا اور اس کی طرف توجّہ سے کان لگانا دلچسپی لیتے ہوئے ہاں، ہوں، ہیں، جی وغیرہ آوازیں نکالنا بھی غیبت ہے۔ غیبت سننے والے کی اِس حرَکت سے غیبت کرنے والے کو مزید تقویّت ملتی ہے اور وہ مزید بڑھ چڑھ کر غیبت کرتا ہے، اِسی طرح غیبت سُن کر خوشی اور تعَجُّب کا اظہار بھی گناہ ہے مثلاً حیرت کے ساتھ کہنا: ارے! یہ ایسا شخص ہے! میں تو اِس کو اچّھا آدمی سمجھتا تھا۔ دلچسپی کے ساتھ غیبت سننے، تعَجُّب کا اظہار کرنے، ہاں میں ہاں ملانے کے انداز میں سَر ہِلانے وغیرہ میں غیبت کرنے والے کی پذیرائی اور حوصلہ افزائی کا سامان ہے بلکہ ایسے موقع پر بلا اجازتِ شرعی خاموش رہنے والا بھی غیبت میں شریک ہی مانا جائیگا۔(احیاء العلوم، 3/180 ماخوذا)

بادشاہ کی سڑی ہوئی لاش

ایک مرتبہ کچھ لوگوں نے حضرتِ مَیمُون رحمۃُ اللہِ علیہ کے سامنے ایک بادشاہ کی بُرائیاں بیان کرنا شُروع کردیں، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ خاموشی سے سنتے رہے، خُود اس کے بارے میں

کوئی اچھی یا بُری بات نہیں کی۔ جب رات سوئے تو خواب میں دیکھا کہ اُسی بادشاہ کی سڑی ہوئی بدبودار لاش آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے سامنے رکھی ہے اور ایک آدمی کہہ رہا ہے: "اسے کھاؤ!" فرمایا: میں اِسے کیوں کھاؤں؟ اُس نے جواب دیا: اِس لئے کہ تمہارے سامنے اِس بادشاہ کی غیبت کی گئی تھی۔ فرمایا: مگر میں نے تو اس کے بارے میں کوئی اچھا یا بُرا کلام نہیں کیا! جواب ملا: لیکن تم اس کی غیبت سننے پر رِضا مند تھے۔ (صفۃ الصفوۃ، 3/154 ملخصا)

حضرتِ حَزْم رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضرتِ مَیمُون رحمۃُ اللہِ علیہ خُود کسی کی غیبت کرتے نہ اپنے سامنے کسی کو غیبت کرنے دیتے بلکہ اگر کوئی غیبت کرنے کی کوشش کرتا تو اسے منع فرما دیتے اگر وہ باز آجاتا تو ٹھیک ورنہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ وہاں سے اُٹھ کھڑے ہوتے۔ (حلیۃ الاولیاء، 3/127، رقم: 3418)

سیاسی تبصروں کی بیٹھکیں

اے عاشقانِ رسول! اِس حکایت سے معلوم ہوا کہ سیاسی قائِدِین، اربابِ اقتِدار اور حکمران طبقے کی غیبت کی بھی کھلی چھوٹ نہیں۔ صد کروڑ افسوس! آج کل شاید ہی ہماری کوئی نشست ایسی ہو جس میں کسی سیاسی لیڈر یا وزیر یا قومی یا صوبائی اسمبلی کے کسی رُکن کی عزّت کی دھجّیاں نہ اُڑائی جاتی ہوں۔ کبھی وزیرِ اعظم ہَدَفِ تنقید ہوتا ہے تو کبھی صدر، کبھی وزیرِ اعلیٰ کی شامت آتی ہے تو کبھی گورنر کی۔ مختلف لوگوں کے مُتعلِّق نام بنام زور دار منفی (NEGATIVE) بحثیں کی جاتیں، جی بھر کر کیچڑ اُچھالا جاتا اور ایک سے ایک بُرے نام رکھے جاتے ہیں۔ غور سے سنئے! ربِّ کائنات پارہ 26 سورۃُ الحُجُرات آیت نمبر 11 میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ﴾ ترجَمۂ کنزُ الایمان: اور ایک دوسرے کے بُرے نام نہ رکھو۔

فِرِشتے لعنت کرتے ہیں

عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ”آنسوؤں کا دریا“ صفحہ 246 تا 247 پر یہ حدیثِ پاک لکھی ہے: حضرتِ سعید بن عامر رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ارشادِ حقیقت بنیاد ہے: جس نے کسی مسلمان کو اُس کے نام کے علاوہ کسی لفظ (یعنی بُرے نام) سے پکارا اُس پر ملائکہ (فرشتے) لعنت بھیجتے ہیں۔ (جامع صغیر، ص 525، حدیث: 8666)

اخباری خبروں کا حال بے حال

من چلے نوجوانوں کی اکثر مَنڈلیوں (ٹولیوں) اور بڑے بوڑھوں کی کثیر بیٹھکوں میں حکمرانوں اور سیاسی لیڈروں کے بارے میں غیبتوں، تہمتوں، بدگمانیوں اور عیب دریوں کا وہ منحوس سلسلہ چلتا ہے کہ اَلْاَمَان وَالْحفیظ! پھر ستم بالائے ستم یہ کہ دلیل بھی کسی کے پاس کچھ نہیں ہوتی! شاید کوئی کہے کہ کیوں نہیں ہم نے فُلاں اخبار میں پڑھا تھا، اب بِالفرض وہ اخبار فلمی اداکاراؤں کی فُحش اداؤں کی تصویروں سے بھرپور اشتہاروں، گندی حرکتوں کی جذبات بھڑکانے والی (Sex Appealing) خبروں، چُھپ کر گناہ کرنے والوں کی بِلا ضَرورتِ شرعی آبروریزیوں، حکمرانوں، سیاست دانوں اور معاشرے کے ہر طبقے کے مسلمانوں کی تذلیلوں، تہمتوں اور الزام تراشیوں اور مرے ہوئے مسلمانوں تک کی غیبتوں سے بھرپور رہتا ہو تو میرے خیال میں اگر کوئی وَلِیُّ اللہ بھی غیبتوں اور گناہوں بھری خبروں سے بھرپور اور بے پردہ عورَتوں کی تصویروں سے معمور ایسا اخبار پڑھنے میں مشغول ہو تو شاید اپنی ولایت نہ بچا پائے! برائیوں سے سرشار کسی ایسے اخبار میں چَھپی ہوئی ”عیب دریوں اور غیبتوں بھری خبر“ کو دلیل کیسے بنایا جا سکتا ہے! اگر خبر سچّی بھی تھی تب بھی بِلا مصلحتِ

شرعی کسی مسلمان کی بُرائی (چھاپنے اور) بیان کرنے اور اِس طرح کی گناہوں بھری خبر بِلا اجازتِ شرعی پڑھنے کی شریعت نے کب اِجازت دی ہے! اِسی کو تو اسلام نے عیب دَرِی اور غیبت قرار دے کر اس کی بھرپور انداز میں حوصلہ شکنی فرمائی ہے۔

کُتّوں کی طرح کاٹتے اور نوچتے ہوں گے!

بَہر حال ایسی صحبتوں اور بیٹھکوں کو ترک کرنا ضَروری ہے جن میں گناہوں بھری بحثیں چِھڑتیں، حالاتِ حاضِرہ پر فُضُول تبصرے ہوتے، مسلمانوں کی عزّتیں پامال ہوتیں اور خوب غیبتیں کی جاتی ہیں۔ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب، ”آنسوؤں کا دریا“ صَفْحَہ 253 پر ہے: ایک بُزُرگ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ جب قِیامت کا دن آئے گا تو اللہ پاک کی نافرمانی کے لئے مل کر بیٹھنے والے اور گناہوں پر ایک دوسرے کی مدد کرنے والے جمع ہوں گے، پھر وہ گُھٹنوں کے بل کھڑے ہوں گے اور ایک دوسرے کو کُتّوں کی طرح کاٹتے اور نوچتے ہوں گے، یہ وہ بدنصیب ہوں گے جو بِغیر توبہ کئے دنیا سے رخصت ہوئے ہوں گے۔ (بحر الدموع، ص185)

میں فالتو باتوں سے رہوں دور ہمیشہ
چپ رہنے کا اللہ! سلیقہ تو سکھا دے

دعائے قُنوت پڑھنے والے اپنا وعدہ نبھائیں

اے عاشقانِ اعلیٰ حضرت! بُری صحبتوں سے بچنا بے حد ضَروری ہے ورنہ آخِرت تباہ ہو سکتی ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، امام اَحمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: شریعتِ مُطَہَّرہ نے نماز میں کوئی ذکر ایسا نہیں رکھا ہے جس میں ”صرف زَبان“ سے لفظ نکالے جائیں اور معنیٰ مُراد نہ ہوں۔ (فتاوی رضویہ، 29/567) تو آپ کی یاددہانی کیلئے عرض ہے کہ نمازِ وتر میں آپ یہ دعائے قُنوت تو پڑھتے ہی ہوں گے جس میں ہے: ”وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ

مَنْ یَّفْجُرُكَ ”یعنی“ (یااللہ! ہم) اَلگ کرتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اُس کو جو تیری نافرمانی کرے“ اگر آج سے پہلے معنیٰ معلوم نہیں تھے تو چلئے اب پتا چل گیا لہٰذا اپنے ربِّ کریم سے کئے جانے والے روزروز کے اِس وعدے کو اب عملی جامہ پہنا ہی دیجئے اور نَماز نہ پڑھنے والوں، گالیوں، بدگمانیوں، تہمتوں، غیبتوں، چغلیوں اور طرح طرح سے نافرمانیوں میں مُلَوَّث رہنے والوں فاسقوں اور فاجِروں کی بیٹھکوں اور اُن کی صحبتوں سے توبہ کرلیجئے۔ اور قراٰنِ کریم بھی ایسوں کی صحبت سے منع فرماتا ہے، جیسا کہ پارہ 7 سورۃُ الانعام آیت نمبر 68 میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَ اِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝۶۸﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور جو کہیں تجھے شیطان بھلاوے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

تفسیراتِ احمدیہ میں اس آیتِ مبارکہ کے تحت لکھا ہے: یہاں ظالمین سے مراد کافِرین، مُبتَدِعین یعنی گمراہ وبد دِین اور فاسِقین ہیں۔ (تفسیرات احمدیہ، ص388)

نیکی کی دعوت دینے کے لئے فاسقوں کے پاس جانا جائز ہے

جو اسلامی بھائی مُتَّقِی پرہیزگار ہو، وہ یاری دوستی میں نہیں بلکہ صِرف نیکی کی دعوت کی حد تک نافرمانوں اور بگڑے ہوئے لوگوں کے ساتھ بیٹھ سکتا ہے چُنانچِہ پارہ 7 سورۃُ الْاَنعام آیت نمبر 69 میں ربُّ العباد ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَا عَلَى الَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ وَّ لٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ ۝۶۹
(پ7، الانعام:69)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور پرہیزگاروں پر ان کے حساب سے کچھ نہیں، ہاں نصیحت دینا شاید وہ باز آئیں۔

صدرُ الْاَفاضِل مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی رحمۃُ اللہِ علیہ ”خزائنُ العرفان“ میں اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: اس آیت سے معلوم ہوا کہ پند و نصیحت اور

اظہارِ حق کے لئے ان کے پاس بیٹھنا جائز ہے۔

حَجّاج بن یوسف کی غیبت سے بھی پرہیز

ہمارے بُزُرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم کو غیبت کے مُعاملے میں اللہ کریم کا اس قدر ڈر رہتا تھا کہ جن کے ظلم و ستم کی داستانیں مشہور و معروف ہوتیں ان کا بھی بِلاضَرورتِ شرعی تذکِرہ کرنے سے بچتے تھے جیسا کہ حضرتِ علامہ اسماعیل حقّی رحمۃُ اللہِ علیہ نقل کرتے ہیں: حضرتِ امام محمد ابنِ سیرین رحمۃُ اللہِ علیہ سے عرض کی گئی: کیا بات ہے کہ آپ نے کبھی بھی حجّاج (بن یوسف) کے بارے میں دو لفظ نہیں بولے! (یعنی اُسے بُرا بھلا نہیں کہا) فرمایا: ”میں (اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے) ڈرتا ہوں، کہیں ایسا نہ ہو کہ قِیامت کے دن اللہ پاک توحید کی بَرَکت سے اسے تو چھوڑ دے (یعنی چُونکہ وہ مسلمان تھا لہٰذا اِس نسبت کے سبب اپنے فضل و کرم سے اُسے بے حساب بخش دے) اور مجھے اُس کی غیبت کرنے کی وجہ سے عذاب میں مُبْتَلا فرما دے۔“ (تفسیر روح البیان، 9/90)

تین عُیُوب کی نُحُوست کی عبرتناک حکایت

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک بے نیاز ہے، اُس کی خفیہ تدبیر کِس کے بارے میں کیا ہے وہ کوئی نہیں جانتا، لہٰذا کوئی مسلمان خواہ کتنا ہی بڑا گنہگار ہو اُس کے بارے میں ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ ضَرور ہی جہنّم میں جائے گا، جب اُس کی تدبیر غالب آتی ہے تو بڑے بڑوں کی وہ پکڑ ہو جاتی ہے کہ اَلْاَمَان وَالْحَفِیظ۔ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کے رسالہ ”بُرے خاتمے کے اسباب“ (31 صفحات) صفحہ 5 پر ہے: ”منہاجُ العابِدین“ میں ہے: حضرت فُضَیل بن عیاض رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے ایک شاگرد کی نَزع کے وَقت تشریف لائے اور اُس کے پاس بیٹھ کر سورۂ یٰسٓ شریف پڑھنے لگے تو اُس شاگرد نے کہا:

"سورۂ یٰسٓ پڑھنا بند کر دو۔" پھر آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اسے کلمہ شریف کی تلقین[1] فرمائی۔ وہ بولا: "میں ہرگز یہ کلمہ نہیں پڑھوں گا میں اِس سے بَیزار ہوں۔" بس انہیں الفاظ پر اُس کی موت واقِع ہو گئی۔ حضرتِ فُضَیل رحمۃُ اللہِ علیہ کو اپنے شاگِرد کے بُرے خاتِمے کا سخت صدمہ ہوا۔ چالیس 40 روز تک اپنے گھر میں بیٹھے روتے رہے۔ چالیس دن کے بعد آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے خواب میں دیکھا کہ فِرِشتے اُس شاگرد کو جہنّم میں گھسیٹ رہے ہیں۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اُس سے پوچھا: کس سبب سے اللہ پاک نے تیری مَعرِفَت سَلْب فرمالی؟ میرے شاگردوں میں تیرا مقام تو بہُت اونچا تھا! اُس نے جواب دیا: تین عُیُوب کے سبب سے: (1) چُغلی (2) حَسَد (3) شراب نَوشی کہ ایک بیماری سے شِفا پانے کی غَرَض سے طبیب کے مشورے پر ہر سال شراب کا ایک گلاس پِیتا تھا۔ (منہاج العابدین، ص 151 بتغیر قلیل)

نَزع میں کُفر بکنے کا شَرعی مسئلہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! خوفِ خدا سے لَرز اُٹھئے! اور گھبرا کر اپنے مَعبودِ برحق کو راضی کرنے کیلئے اُس کی بارگاہِ بے کس پناہ میں جُھک جایئے۔ آہ! چُغلی، حسد اور شراب نوشی کے سبب ولیِ کامل کا شاگرد کُفریہ کلمات بول کر مرا۔ یہاں ایک ضَروری مسئلہ سمجھ لیجئے چُنانچِہ صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مرتے وَقت مَعاذَ اللہ اُس کی زَبان سے کلمۂ کُفر نکلا تو کُفر کا حکم نہ دیں گے کہ ممکن ہے موت کی سختی میں عَقل جاتی رہی ہو اور بے ہوشی میں یہ کلمہ نکل گیا۔
(بہار شریعت، 1/809 حصہ: 4۔ در مختار 3/96)

---

[1]... مرنے والے کو یہ نہ کہا جائے کہ کلمہ پڑھ بلکہ تلقین کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ سکرات والے کے پاس بُلند آواز سے کلِمہ شریف کا وِرد کیا جائے تا کہ اسے بھی یاد آجائے۔

اکثر خطائیں زَبان سے ہوتی ہیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! واقعی غلط چلنے والی زَبان انسان کو بَہُت پریشان کرتی ہے، انسان اِسی زبان سے گالیاں نکال کر، جھوٹ بول کر، غیبتیں کر کے چُغلیاں کھا کر اپنی آخِرت کو داؤ پر لگاتا ہے۔ اِس زبان کی آفتوں سے اللہ پاک کی پناہ! مشہور صَحابی حضرتِ عبدُاللہ بن مسعود رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: انسان کی اکثر خطائیں اُس کی زَبان سے ہوتی ہیں۔ (معجم کبیر، 10/ 197، حدیث: 10446)

روزانہ صُبح اَعضاء زَبان کی خوشامد کرتے ہیں

حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے: جب انسان صُبح کرتا ہے تو اُس کے تمام اَعضاء زَبان کے سامنے عاجِزانہ یہ کہتے ہیں: ہمارے بارے میں اللہ پاک سے ڈر! کیونکہ ہم تجھ سے وابستہ ہیں اگر تو سیدھی رہے گی تو ہم سیدھے رہیں گے اگر تو ٹیڑھی ہوگی تو ہم بھی ٹیڑھے ہوں۔ (ترمذی، 4/ 183، حدیث: 2415)

جو دل میں ہوتا ہے وہی زَبان پر آتا ہے

مشہور مُفسِّرِ قرآن حکیمُ الْاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: نَفع و نقصان، راحت و آرام، تکالیف و آلام میں (اے زبان!) ہم تیرے ساتھ وابستہ ہیں اگر تُو خراب ہوگی ہماری شامت آجاوے گی تو دُرُست ہوگی ہماری عزّت ہوگی۔ خیال رہے کہ زبان دل کی ترجُمان ہے اس کی اچھائی بُرائی دل کی اچھائی بُرائی کا پتا دیتی ہے۔ (مرآۃ المناجیح، 6/ 465)

زَبان کی بے اِحتیاطی کی آفتیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! واقعی زَبان اگر ٹیڑھی چلتی ہے تو بعض اوقات فَسادات

برپا ہو جاتے ہیں، اِسی زَبان سے اگر مرد اپنی بیوی کو طَلاق کہہ دے تو (کئی صورَتوں میں) طلاقِ مُغلَّظَہ واقِع ہو جاتی ہے، اِسی زَبان سے اگر کسی کو بُرا بھلا کہا اور اُس کو طَیش (یعنی غصّہ) آگیا تو بعض اوقات قتل وغارت گری تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ اِسی زَبان سے اگر کسی مسلمان کو بِلا اجازتِ شَرعی ڈانٹ دیا اور اُس کی دل آزاری کر دی تو یقیناً اس میں گنہگاری اور جہنّم کی حقداری ہے۔ "طَبَرانی شریف" کی روایت میں ہے، سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جس نے (بِلا وجہِ شرعی) کسی مسلمان کو اِیذا دی اُس نے مجھے اِیذا دی اور جس نے مجھے اِیذا دی اُس نے اللہ پاک کو ایذا دی۔ (معجم اوسط، 2/386، حدیث:3607)

ہمیشہ کی رِضا و ناراضی

حضرت بلال بِن حارِث رضی اللہُ عنہ روایت کرتے ہیں، سلطانِ دوجہان صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ حقیقت نشان ہے: کوئی شخص اچھی بات بول دیتا ہے اُس کی اِنتہا نہیں جانتا اس کی وجہ سے اس کے لیے اللہ پاک کی رِضا اُس دن تک کیلئے لکھی جاتی ہے جب وہ اُس سے ملے گا۔ اور ایک آدمی بُری بات بول دیتا ہے جس کی اِنتہا نہیں جانتا اللہ پاک اس کی وجہ سے اپنی ناراضی اُس دن تک لکھ دیتا ہے جب وہ اس سے ملے گا۔ (ترمذی، 4/143، حدیث:2326)

پہلے تولو پھر منہ سے بولو

مشہور مُفسّرِ قرآن حکیمُ الْاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: (بعض اوقات آدمی) کوئی بات ایسی بُری بول دیتا ہے جس سے ربِّ کریم ہمیشہ کے لیے ناراض ہو جاتا ہے لہٰذا انسان کو چاہیے کہ بَہُت سوچ سمجھ کر بات کیا کرے۔ حضرتِ عَلقَمہ (رضی اللہُ عنہ) فرمایا کرتے تھے کہ مجھے بَہُت سی باتوں سے بِلال ابنِ حارث (رضی اللہُ عنہ) کی (مذکورہ) حدیث روک دیتی ہے۔ (مرقات) یعنی میں کچھ بولنا چاہتا

www.dawateislami.net

ہوں کہ یہ حدیث سامنے آجاتی ہے اور میں (اس خوف سے) خاموش ہو جاتا ہوں۔ (کہ کہیں ایسی بات منہ سے نہ نکل جائے جس کی وجہ سے اللہ کریم ہمیشہ کیلئے مجھ سے ناراض ہو جائے) (مرآۃ المناجیح، 6/462)

قفلِ مدینہ لگانے ہی میں عافیت ہے

اے عاشقانِ رسول! بے سوچے سمجھے بول پڑنا بے حد خطرناک نتائج کا حامل ہو سکتا اور اللہ پاک کی ہمیشہ ہمیشہ کی ناراضی کا باعِث بن سکتا ہے۔ یقیناً زبان کا قفلِ مدینہ لگانے یعنی اپنے آپ کو غیر ضَروری باتوں سے بچانے ہی میں عافیت ہے۔ خاموشی کی عادت ڈالنے کیلئے کچھ نہ کچھ گفتگو لکھ کر یا اشارے سے کر لیا کرنا بے حد مفید ہے کیونکہ جو زیادہ بولتا ہے عُموماً خطائیں بھی زیادہ کرتا ہے، راز بھی فاش کر ڈالتا ہے۔ غیبت و چغلی اور عیب جوئی جیسے گناہوں سے بچنا بھی ایسے شخص کیلئے بہُت دشوار ہوتا ہے بلکہ بَک بَک کا عادی بعض اوقات معاذَ اللہ کُفریات بھی بَک ڈالتا ہے!

دِل کی سختی کا انجام

اللہُ رَحمٰن ہم پر رحم فرمائے اور ہماری زَبان کو لگام نصیب کرے کہ یہ ذِکرُ اللہ سے غافِل رہ کر فُضُول بول بول کر دل کو بھی سخت کر دیتی ہے۔ اللہُ غنی کے پیارے نبی مکی مَدَنی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: فُحش گوئی سخت دِلی سے ہے اور سخت دلی آگ میں ہے۔ (ترمذی، 3/406، حدیث: 2016 ملتقطا)

بَک بَک کی عادت کفر میں ڈال سکتی ہے

مشہور مُفسِّرِ قرآن حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جو شخص زَبان کا بے باک ہو کہ ہر بُری بھلی بات بے دَھڑک منہ

سے نکال دے تو سمجھ لو کہ اس کا دل سخت ہے اس میں حیا نہیں۔ سختی وہ درخت ہے جس کی جڑ انسان کے دل میں ہے اور اس کی شاخ دوزخ میں۔ ایسے بے دھڑک انسان کا انجام یہ ہوتا ہے کہ وہ اللہ رسول کی بارگاہ میں بھی بے اَدَب ہو کر کافر ہو جاتا ہے۔
(مرآۃ المناجیح، 6/641)

جی چاہتا ہے خوب گناہوں پہ میں رووٗں
افسوس مگر دل کی قَساوَت نہیں جاتی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد
تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

فہرس

غیبت نیکیوں کو جلا دیتی ہے 1
قِیامت میں ایک ایک لفظ کا حساب ہو گا 2
جس کی غیبت کی جائے وہ فائدے میں 3
میری ماں میری نیکیوں کی زیادہ حقدار ہے 3
آدھے گناہ مُعاف 4
100 برس کی نفلی عبادت اور ایک غیبت 4
حاجت رَوائی اور بیمار پُرسی کی فضیلت 5
غیبت سننا بھی حرام ہے 7
غیبت میں شرکت کے تمام انداز گناہ ہیں 7
بادشاہ کی سڑی ہوئی لاش 7
سیاسی تبصروں کی بیٹھکیں 8
اخباری خبروں کا حال بے حال 9
دعائے قُنوت پڑھنے والے اپنا وعدہ نبھائیں 10
حَجّاج بن یوسف کی غیبت سے بھی پرہیز 12
تین عُیُوب کی نُحُوست کی عبرتناک حکایت 12
نَزع میں کُفر بکنے کا شَرعی مسئلہ 13
اکثر خطائیں زَبان سے ہوتی ہیں 14
جو دل میں ہوتا ہے وہی زبان پر آتا ہے 14
ہمیشہ کی رِضا و ناراضی 15
بَک بَک کی عادت کفر میں ڈال سکتی ہے 16

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فرمانِ امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه

جب بھی بولیں اچھا بولیں کہ میٹھے بول میں ایسا جادو ہے کہ نافرمان و باغی، اطاعت گزار ہو جاتے ہیں۔

(مدنی مذاکرہ، 4 ربیع الآخر 1436ھ)

978-969-722-179-0
01082186

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net